آرزوئے دیدارِ مدینہ

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

یاخُدا تجھ سے میری دُعا ھے

(یہ کلام ۸ شوال المکرّم ۱۴۳۱ ھ کو کمپوز کیا گیا)

سر ہے خَم ہاتھ میرا اُٹھا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
فَضل کی رحم کی اِلتجا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
قلب میں یادلب پر ثنا ہے — میرے ہر درد کی یہ دوا ہے
کون دُکھیوں کا تیرے سِوا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
قَلب سختی میں حد سے بڑھا ہے — بندہ طالِب تِرے خوف کا ہے
اِلتجائے غمِ مصطَفٰے ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
حُبِّ دُنیامیں دل پھنس گیا ہے — نَفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
آہ! بندہ دُکھوں میں گِھرا ہے — اِس کو تیرا ہی بس آسرا ہے
اِلتجائے کرم یاخُدا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
تیرا اِنعام ہے یاالٰہی — کیسا اِکرام ہے یاالٰہی
ہاتھ میں دامنِ مصطَفٰے ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
عِشق دے سَوز دے چشمِ نَم دے — مجھ کو میٹھے مدینے کا غم دے

واسِطہ گُنبدِ سبز کا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہر گنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ | نیک خَصلَت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رَمَضان کا واسِطہ ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
فضل کر رحم کر تو عطا کر | اور مُعاف اے خدا ہر خطا کر
واسِطہ پنجتن پاک کا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
عَفو ورَحمت کا بخشش کا سائِل | ہوں نہایت گنہگار و غافِل
میرا سب حال تجھ پر کھلا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہوں بظاہر بڑا نیک صورت | کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہِر اچھا ہے باطِن بُرا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
بے سبب اے خدا کر دے بخشش | حَشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسِش
نام غَفّار مولیٰ تِرا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
مجھ خطا کار پر بھی عطا کر | بے حساب بخش دے رَبّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
نَزع میں ربِّ غفّار تجھ سے | موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مصطَفٰے ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

قبر میں مجھ کو تنہا لِٹا کر چلدیئے ہائے سارے بَرادَر
دل اندھیرے میں گھبرا رہا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

مَغفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

میرے مُرشِد جو غوثُ الوَرا ہیں شاہ احمد رضا رہنُما ہیں
یہ تِرا لُطف تیری عطا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

نارِ دوزخ سے مجھ کو اَماں دے بَہر حَسنَین باغِ جِناں دے
کردے رَحمت مِری اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

واسِطہ تجھ کو پیارے نبی کا اور اَصحاب و اٰلِ نبی کا
بخش دے مجھ کو یہ اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

یاخدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

دَردِ عِصیاں مِٹا یاالٰہی دیدے کامِل شِفا یاالٰہی
تجھ سے بیمار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

جو ہیں بیمار صحّت کے طالِب ان پہ فرما کرم ربِّ غالِب

تجھ سے رحم و کرم کی دُعا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں — کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں ترا ہوں
ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
عیب دُنیا میں تو نے چھپائے — حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کھل رہا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
عمر بدیوں میں ساری گزاری — ہائے! پھر بھی نہیں شرمساری
بخش محبوب کا واسِطہ ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمۂ طَیِّبہ ہو — اور ایمان پر خاتمہ ہو
آگیا ہائے! وقتِ قضا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
یاخدا ایسے اَسباب پاؤں — کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو اَرمان حج کا بڑا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
آہ! رنج و اَلَم نے ہے مارا — یاالٰہی مجھے دے سہارا
ایک غمگین دل کی صدا ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
میری جان آفتوں سے چھڑانا — مُوذی اَمراض سے بھی بچانا
تجھ کو صِدّیق کا واسِطہ ہے — یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

تو عَطا حِلم کی بھیک کر دے | میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسِطہ ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار | اِس سے لے فَضل سے ربِّ غفّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
تیرے پیارے کی دُکھیاری اُمّت | پر ہے سیلاب[1] کی آئی آفت
رحم کر بس تِرا آسرا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہر طرف سے بلاؤں نے گھیرا | آفتوں نے لگایا ہے ڈَیرا
تُو ہی اب میرا حاجت رَوا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
اُس کی جھولی مُرادوں سے بھر دے | اُس کے حق میں جو بہتر ہو کر دے
جس نے مجھ سے دُعا کا کہا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
عِشقِ احمد میں آنسو بہاؤں | حُبِّ دُنیا سے خود کو بچاؤں
ایسی توفیق دے اِلتجا ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
میری دشمن سے فرما حِفاظت | دین وایماں بھی رکھنا سلامت

مـــــــــــــــــدینہ

[1] یہاں ''سیلاب'' کی جگہ حسبِ حال ''مہنگائی'' بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دَست بستہ مِری اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
مِہرباں تُو ہی، تُو ہی مددگار اُس دکھی دِل کا تو حامیٔ کار
جس کو دُنیا نے ٹھکرا دیا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
سخت گوئی کی مٹ جائے خَصلَت نَرم گوئی کی پڑ جائے عادت
واسِطہ خُلقِ محبوب کا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
قافِلوں میں سفر کی ہو کثرت ہم سے یوں دین کی لے لے خدمت
عاجزانہ الٰہی دُعا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
میری بَک بَک کی عادت مِٹا دے اور آنکھیں حیا سے جھکا دے
صدقہ عثماں کا جو باحیا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

یاالٰہی کر ایسی عنایت
دیدے ایمان پر اِستِقامت
تجھ سے عطّار کی اِلتجا ہے
یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

(یہ کلام ۵ شوال المکرّم ١٤٣١ھ کو کمپوز کیا گیا)

مَسرَّت سے سینہ مدینہ بنا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا
پَرے رَنج و غم کا اندھیرا ہوا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

خبر جب کہ رَمَضاں کی آمد کی آئی
تو مُرجھائے دل کی کلی مسکرائی
کیا ابرِ کرم نور برسا رہا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

نظر چاند رَمَضاں کا جس وقت آیا
ہُوا رَحمتوں کا زمانے پہ سایہ
اُفُق پر بھی ابرِ کرم چھا گیا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

کھلے بابِ جنّت ، جہنَّم کو تالے
پڑے ، ہر طرف تھے اُجالے اُجالے
وہ مَرْدُود شیطان قیدی بنا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

ترانے خوشی کے فَضا گُنگُناتی
ہَوا بھی مَسرَّت کے نغمے سناتی
جدھر دیکھئے مرحبا مرحبا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

فَضائیں بھی کیا نور برسا رہی تھیں
ہوائیں مَسرَّت سے اِٹھلا رہی تھیں
سماں ہر طرف کیف و مَستی بھرا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

شب و روز رَحمت کی برسات ہوتی
عطاؤں کی جھولی میں خیرات ہوتی
مسلماں کا دامن کرم سے بھرا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

جو اُلفت کے پیمانے تقسیم ہوتے
تو بخشش کے پروانے تَرقیم[1] ہوتے
خُوشا! بحرِ رحمت کو جوش آگیا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

مساجِد میں ہر سُو بہار آگئی تھی
خدا کے کرم کی گھٹا چھا گئی تھی
جسے دیکھو سجدے میں آکر گرا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

فَضائیں منوّر ہوائیں معطّر
خدا کی قسم تھا سماں کیف آور
دلوں پر بھی اِک وَجد سا چھا گیا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

کلیجے میں ٹھنڈک تھی ، چہرے پہ پانی
دلوں میں بھی تھی کس قدَر شادمانی

[1]: لکھے جاتے، تحریر

سُکوں ماہِ رَمَضاں میں کیسا ملا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

مسلماں تھے خوش رُخ پہ رونق بڑی تھی
خدا کے کرم کی برستی جھڑی تھی
عبادت میں دل کس قدَر لگ گیا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

سرِ شام اِفطار کی رونقیں تھیں
بوقتِ سَحَر کس قدَر بَرَکتیں تھیں
سُرور آرہا تھا مزا آرہا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

مقدّر نے کی یاوَری ساتھ جن کے
مساجِد میں وہ **مُعتَکِف** ہوگئے تھے
عبادت کا کیا خوب جذبہ ملا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

عبادت میں عُشّاق لذّت تھے پاتے
ادب سے تلاوت میں سر کو جُھکاتے

نمازوں کا روزوں کا بھی اک مزا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا
مُناجاتِ اِفطار میں رِقّتیں تھیں
دعاؤں میں بھی کس قدَرلذّتیں تھیں
جسے دیکھو وہ محوِ یادِ خدا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا
ثنا خوان جس وقت نعتیں سناتے
تو عُشّاق سُن کر کے آنسو بہاتے
نشہ خوب عِشقِ نبی کا چڑھا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا
مبلّغ عذابوں سے جس دَم ڈراتا
کوئی کپکپاتا کوئی تھرتھراتا
کوئی گِڑگِڑاتا کوئی چیختا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا
گھڑی جبکہ رَمَضاں کی رُخصت کی آئی
تڑپتے تھے صدمے سے اسلامی بھائی

بِلکتا تھا کوئی ، کوئی غمزدہ تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

دمِ رخصتِ ماہِ رَمَضاں مسلماں
تھے غمگین و حَیراں، پریشاں پریشاں
شبِ عید دیکھو جسے رو رہا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

مجھے ماہِ رَمَضاں کا غم دے الٰہی
مِٹا حُبِّ دنیا کی دل سے سیاہی
مزا فانی سَنسار میں کیا رکھا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

جو تھے مُعتَکِف ''مَدَنی مرکز'' کے اندر
بِچارے تھے عطّار حد دَرَجے مُضطَر
دمِ الوَداع ان کا دل جل رہا تھا
مزا خوب رَمَضان میں آرہا تھا

اللہ عطا ہو مجھے دیدارِ مدینہ

(۱۲ شوال المکرّم ۱۴۳۱ ھ کو یہ کلام قلمبند کیا گیا)

اللّٰہ عطا ہو مجھے دیدارِ مدینہ
ہوجاؤں میں پھر حاضرِ دربارِ مدینہ

آنکھیں مِری محروم ہیں مدّت سے الٰہی
عرصہ ہوا دیکھا نہیں گلزارِ مدینہ

پھر دیکھ لوں صَحرائے مدینہ کی بہاریں
پھر پیشِ نظر کاش! ہوں کُہسارِ مدینہ

پھر گنبدِ خَضرا کے نظارے ہوں مُیَسَّر
اللّٰہ دِکھا دے مجھے مینارِ مدینہ

خاک آنکھوں میں محبوب کے کوچے کی سجا[1] کر
دینے کو سلامی چلوں دربارِ مدینہ

کیا کیف وسُرور آتا تھا افسوس وہ میرے
خواب بن گئے گویا سبھی اَسفارِ مد[2]ینہ

تعظیم کو اُٹھ جاتے سبھی قافلے والے
جوں ہی نظر آتے انہیں آثارِ[3] مدینہ

مدینہ

۱: الحمد للہ بارہا آنکھوں میں خاکِ مدینہ لگا کر سلام کیلئے حاضر ہونے کی سعادت پائی ہے، اِس کیلئے سُرمے کی سَلائی اکثر جیب میں رہتی تھی یہ سعادت پھر پانے کی آرزو ہے۔ ۲: متعدد بار پے در پے سفرِ مدینہ نصیب ہوا مگر تادمِ تحریر 8 سال سے محرومی ہے۔ اِس شعر میں اُسی کی طرف اشارہ ہے ۳: مکۂ مکرمہ زادھا اللّٰہ شرفاو تعظیما سے مدینۂ منورہ زادھا اللّٰہ شرفاو تعظیما جاتے ہوئے جب دور سے مدینۂ پاک کے آثار نظر آتے تو ہمارا ''قافلۂ چل مدینہ'' بس کے اندر کھڑا ہوجاتا اور رو رو کر دُرود و سلام عرض کرتا، اس پُرسوز منظر کا شعر میں اشارہ کیا گیا ہے۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

پڑھ پڑھ کے سنایا ہے اِنہیں کلمۂ توحید[1]
ایماں پہ گواہ ہیں مِرے اَشجارِ مدینہ

شادابیٔ جنّت کا میں مُنکِر نہیں لیکن
ہے حُسن میں بے مثل چمن زارِ مدینہ

افسوس! مِرے نفس کو پھولوں کی طلب ہے
آ دِل میں رَہِ آنکھ سے اے خارِ مدینہ

کثرت سے دُرُود اُن پہ پڑھو رب نے جو چاہا
سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

سرکار بُلاتے ہیں مدینے میں کرم سے
اُس کو کہ جو ہو دل سے طلبگارِ مدینہ

رِحلَت کی گھڑی ہے مِرے اللّٰہ دِکھا دے
صِرف ایک جھلک جلوۂ سرکارِ مدینہ

اللّٰہ مجھے بخش نہ ہو حَشر میں پُرسِش
کر لُطف وکرم از پئے سرکارِ مدینہ

یاربّ دلِ عطّار پہ چھائی ہے اُداسی
کرشاد دِکھا کر اسے گلزارِ مدینہ

مدینہ

[1]: الحمد للّٰہ بارہا مدینۂ منورہ کے درختوں کو کلمہ شریف سنا کر اپنے ایمان پر گواہ کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ سگ مدینہ عفی عنہ

تِرے دَر سے ہے منگتوں کا گُزارا یاشہِ بغداد

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد
یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یاشہِ بغداد

مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد
دکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد

اجازت دو کہ میں بغداد حاضِر ہو کے پھر کرلوں
تمہارے نیلے گنبد کا نظّارہ یاشہِ بغداد

غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو
جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد

مدینے کا بنا دو تم مجھے کچھ ایسا دیوانہ
پھروں دیوانگی میں ما را مارا یاشہِ بغداد

خدا کے خوف سے روئے نبی کے عشق میں روئے
عطا کر دو وہ چشمِ تر خدارا یاشہِ بغداد

گناہوں کے مَرَض نے کر دیا ہے نیم جاں مجھ کو
تمہیں آ کے کرو اب کوئی چارہ یاشہِ بغداد

مجھے اچھا بنا دو میٹھے مُرشِد کہ یقیناً ہیں
مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد
سُدھارو میرے مُرشِد مجھ گنہگار و کمینے کو
نہ جانے تم نے کتنوں کو سُدھارا یاشہِ بغداد
ہوئی جاتی ہے اُوجَڑ اب مِری اُمّید کی کھیتی
بھرَن برسا دو رحمت کی خدارا یاشہِ بغداد
کرم میراں! مِرے اُجڑے گلستاں میں بہار آئے
خَزاں کا رُخ پِھرا دو اب خدارا یاشہِ بغداد
شہا! خیرات لینے کو سَلاطینِ زمانہ نے
تِرے دربار میں دامن پَسارا یاشہِ بغداد
گرجتے بادَلوں کا شور چلتی آندھیوں کا زور
لرزتا ہے کلیجہ دو سہارا یاشہِ بغداد
بچالو دشمنوں کے وار سے یا غوث جِیلانی
بڑی اُمّید سے تم کو پکارا یاشہِ بغداد
خدا سے بخشوا دو بے حساب بہرِ علی حیدر
کرم کر دو کرم کر دو خدارا یاشہِ بغداد
اگرچہ لاکھ پاپی ہے مگر عطّار کس کا ہے!
تمہارا ہے تمہارا ہے تمہارا یاشہِ بغداد